ان کو ذرا تفصیل سے سنایا۔ اسے ڈراموں میں بڑا مزا آیا۔ خاص طور پر میجر بار برا سے بڑا لطف اندوز ہوا کیپٹن کنگ کے خاندانی حرامی ہونے اور اس کا سب سے بڑا سرمایہ دار ہونے پر وہ مزے مزے کے کمنٹ کرتا۔ جب اسے کچھ کچھ انگریزی آگئی تھی اور وہ پڑھنے لگا تھا تو اسے پڑھتا تھا۔ انگریزی کی صحیح ریڈنگ کی مشق اسے اسی سے ہوئی کیونکہ وہ روزانہ با آواز بلند پڑھتا۔ میں اس سے بڑا بور ہوتا۔ اسی زمانے میں میرے پاس سوئفٹ کی کتاب "گلیورز ٹریول" آگئی تھی۔ وہ میں نے اسے ترجمہ کر کر کے سنائی ـــــ یہ کتاب اس نے دو بار سنی اور اس کے بیشتر حصے اسے یاد ہوگئے تھے۔ ہمارا پڑھنے پڑھانے کا طریقہ بڑا عجیب و غریب تھا۔ میں پہلے انگریزی کا ایک پیراگراف پڑھتا پھر ہندوستانی میں ترجمہ کرتا۔ مجھے اپنے پچیس سال کے معلمی کے تجربے میں اتنا اچھا اور شوقین شاگرد کبھی نہیں ملا۔ میں اس سے سیدھی سادی انگریزی میں بات کرنے لگا۔

ایک روز اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر خاں صاحب جیل پھر آئے تو میں نے ان کی شنکر سے ملاقات کرائی۔ وہ بے حد متاثر ہوئے اور جیلر سے کہا کہ اس کا خیال رکھنا۔ اب میرے جانے کا وقت آگیا تھا۔ مجھے اس بات سے بڑی خوشی ہوئی کہ اتنے کم عرصے میں شنکر کو اچھی خاصی انگریزی آگئی تھی۔ اگر وہاں حسب ضرورت کتابیں مل سکتیں تو شنکر اور ترقی کرتا۔ بہرحال اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنا مطالعہ جاری رکھے گا ـــــ وہ اخبار پڑھنے کی کوشش کرتا تھا۔ میں اسے صبح کے وقت اخبار کی تازہ خبریں سناتا۔ اسے اب ہندوستان کی تحریک آزادی سے خاص طور پر دلچسپی پیدا ہوگئی تھی۔ اردو بھی اسے اچھی خاصی آگئی تھی کیونکہ وہ ہندوستانی تو بول ہی لیتا تھا۔ اقبال کی نظم "سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا" اسے زبانی یاد ہوگئی تھی۔ افسوس کہ میرے پاس اردو کی کتابیں بہت کم تھیں۔

شنکر کی باتیں کہاں تک کروں اور اب تو میرے رہا ہونے کا وقت قریب آگیا تھا۔

شنکر نے کہا کہ "ماسٹر صاحب! (اب وہ مجھے ماسٹر صاحب کہتا تھا۔ باقی لوگ نیتا جی کہتے تھے) آپ میرا ایک کام کر دیں گے؟"

میں نے کہا "کرنے کے لائق ہوگا تو ضرور کر دوں گا۔"

کہنے لگا "جیل سے چھوٹنے کے بعد آپ میری خاطر آکولا چلے جائیں گے؟"